محکمہ مال خیبر پختونخواہ

اسمبلی سوال نمبر: 358

منجانب: جناب عنایت اللہ صاحب رُکن صوبائی اسمبلی

کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ!

نمبر شمار	سوال	جواب
الف	آیا یہ درست ہے کہ نواب دیر کے سابقہ ملازمین کو Gratuity میں رینک کے مطابق زمین دی تھی؟ جس کے لیے لینڈ کمیشن نے ان کے حق میں پیسے بھی جمع کیے تھے؟	ہاں یہ درست ہے۔ کہ نواب دیر کے دور حکومت سے سابقہ سٹیٹ ملازمین نوکری کے عوض سرکاری اراضی کے حاصلات سے مستفید چلے آرہے ہیں۔ اور جن ملازمین کے قبضہ میں اراضی زمین نہیں تھی تو انہیں باقاعدہ طور پر gratuity کی ادائیگی ہوئ ہے۔ جو کہ مسعودلرحمٰن کمیشن کی رپورٹ سے بھی واضح ہے۔ البتہ صوبائی حکومت نے 1975-76 میں gratuity کی مد میں پیسے جمع کیے تھے۔
ب	آیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلی نے ان کو مالکانہ حقوق دینے کی سمری منظور کی تھی اور کمشنر ملاکنڈ کی سربراہی میں تفصیلات کے لیے کمیٹی بنائی تھی؟	یہ بات درست ہے کہ سابقہ حکومت نے مسعودلرحمٰن کمشن کی رپورٹ پر عمل درآمد کروانے کے لیے ایک کیمیٹی جو کمشنر مالاکنڈ کی زیرنگرانی بنانے کی منظوری ایک سمری کے تحت دی جس پر صوبائ حکومت نے Notification جاری شدہ از دفتر سکریٹری گورنمنٹ آف خیبر پختنخواہ ریونیو اینڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ پشاور نمبر 9082-89 مورخہ 06-02-2018 جس کا مقصد مسعودلرحمٰن کمشن کی سفارشات بلخصوص دیر بالا پر عمل درآمد کروانے کے لیے لاح عمل مرتب کرنا تھا۔ لیکن مزکورہ کمیٹی کو فی الحال اپنی کاروائ مکمل کرنے میں اس لیے دشواری ہے کہ سابقہ سٹیٹ ملازمین کے زیر قبضہ اراضیات کی ملکیت تا حال سابقہ نواب دیر کے ورثاء، صوبائ حکومت اور دیگر لینڈ لارڈز کے مابین مختلف عدالتوں بشمول عدالت عظمی میں متنازعہ ہیں۔
ج	اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک کمشنر ملاکنڈ کے سفارشات کو کابینہ کے منظوری کے لیے بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ ان کو مالکانہ حقوق ملیں۔	ورثاء نواب زادہ شہاب الدین خان کے عدالت عظمٰی میں داخل شدہ مقدمہ اور مسماتہ ظہرہ فلک دختر نواب دیر کے دایئر کردہ COC بعدالت ہائ کورٹ بنچ دارلقضا سوات پر فیصلہ جات آنے سے قبل کمشنر ملاکنڈ کے سفارشات کابینہ کے منظوری کیلیے پیش کرنا ناممکن اور غیر قانونی ہے۔ مزید براں دیراپر اور دیر لوئر غیر بندوبستی علاقے ہیں۔ جس میں زمین کی پیمائش میں وقت لگے گا۔